Al-Watan
Tours & Travels
Hajj & Umrah Group Operator.
Domestic & International Air Ticketing and Visa Services
#:Shop No.15, 16, Shujaiya Bazar, Charminar, Hyderabad.
Ph: 040-66171244 / 9247772786

شجاعیہ ٹائمز
انگریزی ہفت روزہ
Urdu Edition/اردو ایڈیشن
7 اپریل 2025 ☆ تعداد صفحات:4 ☆ قیمت:-/10 روپے

وقف ترمیمی قانون کے مسلمانوں پر ہونے والے اثرات

تمام ملی تنظیموں اور ملک کے تمام مسلمانوں اور انصاف پسند شہریوں کے سخت اعتراض کے باوجود وقف ترمیمی بل 2025 لوک سبھا اور راجیہ سبھا سے منظور کرلیا گیا۔ اور اب یہ صدر جمہوریہ ہند دروپدی مرمو کی منظوری کے بعد قانون بن گیا۔ وقف ترمیمی بل 2025 کا منظور ہوجانا دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کے لئے سیاہ باب ہے برسراقتدار طبقہ طاقت کے نشے میں مدہوش ہوکر آگے بڑھ رہا ہے اور اپنی غلطیوں وخامیوں کو چھپانے کے لئے ملک میں منافرت کا ماحول قائم کررہا ہے جس کا ایک حصہ وقف ترمیمی بل بھی ہے۔ مسلمانوں کی ہمدردی کے نام پر لایا گیا یہ قانون مسلمانوں کے لئے ناقابلِ قبول ہے اور وقف جائیدادوں کے لئے تباہ کن بھی! افسوس کی بات ہے کہ حکومت نے ملی تنظیموں کے مطالبے پر کوئی توجہ نہیں دی، اسی طرح اپوزیشن پارٹیز کے ارکان پارلیمنٹ اور سول سوسائٹی کی بات بھی نہیں سنی، ایک جمہوری ملک میں یہ آمرانہ رویہ ناقابلِ قبول ہے۔

وقف ترمیمی بل کے قانون بننے پر مسلم کمیونٹی پر کثیر جہتی اثرات مرتب ہوں گے۔ وقف املاک جس کا تخمینہ 8.7 لاکھ سے زیادہ ہے، جو تقریباً 9.4 لاکھ ایکڑ پر محیط ہے۔ یہ املاک مذہبی، خیراتی، اور سماجی واقتصادی سرگرمیوں کے لیے بہت ضروری ہیں۔ ان املاک میں وقف کردہ مساجد، درگاہیں، قبرستان، اسکول اور اسپتال سبھی کچھ شامل ہیں، جو اکثر مسلمانوں کی مجموعی کی فلاح و بہبود کے لیے ریڑھ کی ہڈی کے طور پر کام کرتے ہیں۔ ایسی سبھی فلاحی وسماجی سرگرمیوں اور ترقیاتی کاموں کے متاثر ہونے کا خدشہ ہے، بلکہ متعدد تاریخی اور متنازع املاک کے ساتھ بڑے پیمانے پر وقف اراضی کے مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل جانے کا قوی خدشہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس متنازع بل نے عام مسلمانوں اور ملی تنظیموں میں شدید تشویش کی لہر پیدا کردی ہے۔

مسلمانوں کی مذہبی خود مختاری کو خطرہ

اس بل میں وقف املاک کے سروے کا اختیار سرکاری افسران کو منتقل کردیا گیا ہے جن کی اکثریت غیر مسلموں پر مشتمل ہے۔ نیز اس میں وقف اداروں میں غیر مسلموں کو شامل کرنے کا التزام کیا گیا ہے۔ اس سے آرٹیکل 26 کے تحت مذہبی معاملات چلانے کے لیے کمیونٹی کے آئینی حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ یہ خاص مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی اور بھید بھاؤ ہے، کیونکہ اسی طرح کا کوئی قانون ہندو اوقاف یا دیگر مذاہب کے ٹرسٹوں پر نافذ نہیں کیا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ اس بل میں کوئی جائیداد وقف کرنے کے لیے "باعمل مسلمان" ہونے کی مبہم شرط عائد کردی گئی ہے۔ واضح رہے کہ مسلمان وقف کو اسلامی قانون کے تحت ایک مقدس کام اور ادارے کے طور پر دیکھتے ہیں۔

وقف املاک پر قبضے کا خدشہ

ملک بھر میں ایسی بہت سی وقف املاک ہیں جو بغیر مناسب قانونی دستاویز کے وقف کی گئی ہیں۔ اس بل کے پاس ہونے پر غیر دستاویزی مساجد، مزارات اور قبرستان، اسکول اور اسپتال خطرے میں پڑ سکتے ہیں، خاص طور پر دیہی علاقوں میں جہاں قانونی بیداری بہت کم ہے، وہاں ایسی زمینیں اور جائیدادیں کافی زیادہ ہیں جو کہ مسلم شناخت اور اسلامی ورثے کے طور پر جانی تو جاتی ہیں مگر ان میں دستاویزی اور سرکاری پروسس کی کمی ہے۔ ایسے میں ان املاک اور زمینوں کی حیثیت کو نئے سروے کے فریم ورک کے تحت چیلنج کیا جاسکتا یا سرکاری تحویل میں لیا جاسکتا ہے، جس سے مسلمانوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔

حکومت کا مکمل کنٹرول اور مسلمانوں کا عدم اعتماد

ملی تنظیموں کے مطابق حکومت کے مقرر کردہ اہلکاروں اور ایک سرکاری پورٹل پر بل کے بہت زیادہ انحصار سے "وقف بورڈ پر حکومت کے قبضہ" کے خدشات کو تقویت ملتی ہے۔ متنازع وقف اراضی والی ریاستوں جیسے اتر پردیش، دہلی اور بہار وغیرہ کے مسلمان فکرمند ہیں کہ ریاستی مداخلت سے ان اراضی کا الاٹمنٹ یا غلط استعمال ہوسکتا ہے، خاص طور پر ماضی میں وقف زمین کو لیز پر دیے جانے یا بے قاعدگی سے فروخت کیے جانے کے واقعات کے پیش نظر یہ خدشہ مزید بڑھ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس بل کو مسلمانوں کی آزادی اور وقف املاک پر حملے کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔

مسلمانوں کے اقتصادی اور سماجی حالات پر اثرات

وقف بورڈ اپنے املاک کے کرایوں، اسکولوں اور خیراتی ادارے کے ذریعے بڑے پیمانے پر پسماندہ مسلمانوں کی مدد کرتا ہے۔ ایسے میں وقف ترمیمی بل کے قانون بننے پر نئے اصولوں (جیسے عطیہ دہندگان کے لیے پانچ سال تک اسلام پر قائم رہنے کی شرط) کی وجہ سے جائیدادیں ضائع ہوسکتی ہیں۔ وقف کا تعین کرنے کا اختیار سرکاری افسر کو دیے جانے سے وقف جائیدادوں پر سرکاری کا کنٹرول ہوسکتا ہے اور ان املاک کی حفاظتی ڈھال کمزور ہوسکتی ہے۔ اس سے غیر متناسب طور پر مسلمانوں کے غریب طبقات متاثر ہوسکتے ہیں جو پہلے ہی سماجی واقتصادی طور پر پسماندہ ترین ہیں۔

مسلم اداروں کے بے بس اور بے اختیار ہونے کا خدشہ

وقف جائیدادوں پر حکومت کا کنٹرول ہوجائے گا تو سب سے پہلے وقف بورڈ کے بے اختیار ہونے کا خدشہ ہے۔ اس کے علاوہ ان سبھی ملی تنظیموں کی مالی حالت متاثر ہونے کا خدشہ ہے جو کسی نہ کسی صورت میں وقف املاک کی مدد سے دینی وسماجی سرگرمیاں انجام دے رہی ہیں۔ اس سے ان تنظیموں اور اداروں کی نہ صرف مالی حالت متاثر ہوگی بلکہ اس سے مسلمانوں میں ان کی پکڑ بھی کمزور ہونے کا خدشہ ہے جس سے ان کی بے بسی اور بے اختیاری میں اضافہ ہوگا۔

فرقہ وارانہ تقسیم اور مسلمانوں میں عدم تحفظ بڑھنے کا خدشہ

وقف کا انتظام کرنے والے اداروں پر مسلمانوں کا اعتماد پوری طرح سے ختم ہوسکتا ہے۔ اس قانون سے اگر وقف املاک متاثر ہوتی ہیں تو ملک بھر میں فرقہ وارانہ تقسیم مزید گہری ہوگی۔ اس بل اور اس بل کے پارلیمنٹ سے پاس ہونے کا فوری اثر یہ ہے کہ مسلمانوں میں عدم تحفظ کا احساس مزید گہرا ہوگیا ہے۔ اس کی وجہ سے پوری مسلم کمیونٹی چوکنا ہے، شدید خدشات اور تشویش کا شکار ہے۔

مستقبل میں مزید 'امتیازی' قوانین کا خدشہ

فی الوقت مسلمانوں اور ان کی قیادت میں ایک عجیب بے بسی کے عالم میں ہیں اور خدشہ یہ ہے کہ یہ حکومت یہیں نہیں رکے گی، بلکہ آگے قومی سطح پر یکساں سول کوڈ اور این آر سی جیسے قوانین کے ذریعہ مسلمانوں کی پریشانی مزید بڑھ سکتی ہے جس پر مسلم سیاسی اور مذہبی قیادت کو سر جوڑ کر غور وخوض کرنے کی ضرورت ہے۔

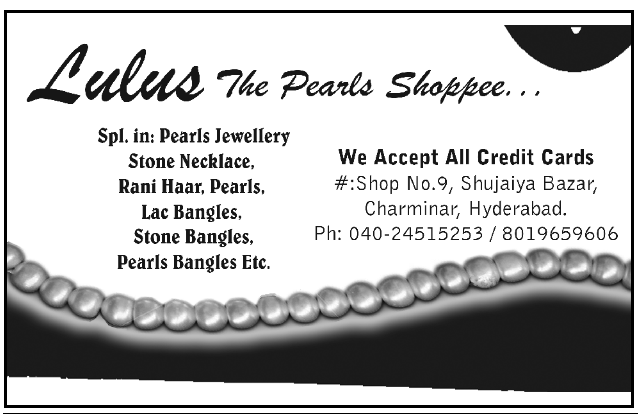

شجاعیہ ٹائمز
7اپریل 2025ء
معلوماتی

شوال المکرّم کے فضائل

اسلامی سال کے دسویں مہینہ کا نام شوال المکرّم ہے۔اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ شوال بالفتح سے ماخوذ ہے۔جس کا معنی اونٹنی کا دم اٹھانا ہے۔اس مہینہ میں بھی حرب لوگ سیر و سیاحت اور شکار کھیلنے کیلئے اپنے گھروں سے باہر چلے جاتے تھے۔اس لئے اس کا نام شوال رکھا گیا۔اس مہینہ کی پہلی تاریخ کو عید الفطر ہوتی ہے۔جس کو یوم الرحمۃ بھی کہتے ہیں۔کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحمت فرماتا ہے۔اور اسی روز اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کو شہد بنانے کا الہام کیا تھا اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے جنت پیدا فرمائی اور اسی روز اللہ تعالیٰ نے درخت طوبیٰ پیدا کیا اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت جبریل علیہ السلام کو وحی کیلئے منتخب فرمایا اور اسی دن میں فرعون کے جادوگروں نے توبہ کی تھی۔(غنیۃ الطالبین)اور اسی مہینہ کی چوتھی تاریخ کو سید العالمین رحمۃ للعالمین ﷺ نجران کے نصرانیوں کے ساتھ مباہلہ کیلئے نکلے تھے۔اور اسی ماہ میں اُحد کی لڑائی شروع ہوئی۔جس میں سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے اور اسی ماہ کی پچیس تاریخ سے آخر ماہ تک جتنے دن ہیں وہ قوم عاد کے لئے منحوس دن تھے۔جن میں اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کو ہلاک فرمایا تھا۔(عجائب المخلوقات)

شوال کی فضیلت: یہ مبارک مہینہ وہ ہے کہ جو حج کے مہینوں کا پہلا مہینہ ہے اسے شہر الفطر بھی کہتے ہیں۔اس کی پہلی تاریخ کو عید الفطر ہوتی ہے۔جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بخشش کا مژدہ سناتا ہے۔جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:''جب عید کا دن آتا ہے یعنی عید الفطر کا دن۔تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرشتوں پر فخر فرماتا ہے۔پس فرماتا ہے کہ اس مزدور کی کیا مزدوری ہے جس نے اپنا کام پورا کیا ہو۔فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار اس کی جزا یہ ہے کہ اسے پورا اجر دیا جائے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔اے میرے فرشتوں! میرے بندوں اور باندیوں نے میرے اس فریضہ کو جوان کیلئے ذمہ لازم آتا تھا ادا کر دیا ہے۔پھر وہ (عیدگاہ کی طرف) نکلے دعا کیلئے پکارتے ہوئے او مجھے اپنی عزت وجلال اور کرم اور بلندی اور بلند مرتبہ کی قسم میں ان کی دعا قبول کروں گا۔پس فرماتا ہے اے میرے بندو! لوٹ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری بدیاں نیکیوں سے بدل دیں۔حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا کہ لوگ اس حال میں واپس لوٹتے ہیں کہ ان کی بخشش ہوچکی ہوتی ہے۔''(مشکوٰۃ شریف)

شوال کے چھ روزے: شوال میں چھ روزے رکھنا بڑا ثواب ہے۔جس مسلمان نے رمضان مبارک اور چھ دن شوال کے روزے رکھے تو اس نے گویا سارے سال کے روزے رکھے۔یعنی پورے سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔سیدنا حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:''جس آدمی نے رمضان شریف کے روزے رکھے اور پھر ان کے ساتھ چھ روزے شوال کے ملائے تو اس نے گویا تمام عمر روزے رکھے۔''(رواہ البخاری و مسلم) یہ تمام عمر والا مسئلہ اس وقت ہے جب کہ وہ شوال کے چھ روزے تمام عمر رکھے اور اگر اس نے صرف ایک ہی سال یہ روزے رکھے تو سال کے روزوں کا ثواب ملے گا۔پھر یہ چھ روزے اکٹھے رکھے یا الگ الگ ہر طرح جائز ہیں مگر بہتر یہ ہے کہ ان کو متفرق طور پر رکھا جائے۔یہی حنفی مذہب ہے۔(لمعات حاشیہ مشکوٰۃ)**شوال میں ایامِ بیض کے روزے:** علاوہ ازیں ماہِ شوال میں متذکرہ چھ ? روزوں کے علاوہ ۱۳،۱۴،۱۵ چاند کی تاریخوں (ایامِ بیض) میں اسی طرح روزے رکھے جاسکتے ہیں جیسا کہ دیگر مہینوں میں انہی ایام میں رکھتے ہیں۔اس حوالے سے صحاح ستہ (بخاری ،مسلم ،ابوداؤد، ترمذی، نسائی ، ابن ماجہ شریف) میں کئی روایات ملتی ہیں۔

غزوۂ احد

جنگ احد جنگوں میں ایک اہم جنگ ہے جو شوال المکرّم تین ہجری کو واقع ہوئی۔اس جنگ میں سید الشہداء حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی۔اللہ تعالی نے سورہ آل عمران میں اس حوالہ سے ارشاد فرمایا ہے''اور جو لوگ اللہ تعالی کے راستہ میں شہید کئے گئے انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھنا بلکہ اللہ تعالی کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے''۔اس آیت کریمہ میں عمومی طور پر تمام شہداء کرام کی حیات اور انہیں ملنے والی نعمتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے،حقیقت میں یہ آیت کریمہ سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ اور آپ کے ساتھ شہید ہونے والے حضرات کی شان میں نازل ہوئی،حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے ،انہوں نے فرمایا: یہ آیت کریمہ " وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا۔" سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ اور آپ کے ساتھ شہید ہونے والے حضرات کی شان میں نازل ہوئی۔غزوہ احد: غزوہ احد 3ھ شوال المکرّم میں واقع ہوئی۔''اُحُد '' مدینہ طیبہ کے ایک وسیع پہاڑ کا نام ہے،جس کے متعلق نبی برحق ﷺ نے ارشاد فرمایا:''یہ (اُحُد) وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔(صحیح البخاری) یہ حق و باطل کا معرکہ اسی پہاڑ کے دامن میں واقع ہوا۔اس معرکہ میں مسلمانوں کے کاروان حق کی تعداد سات سو (700) تھی ،جس میں صرف سو (100) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زرہ پوش تھے،اور قریش کا لشکر تین ہزار (3000) افراد پر مشتمل تھا،جن میں سات سو(700) افراد زرہ پوش تھے۔حق وصداقت کی راہ میں جام شہادت نوش کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد ستر (70) تھی‘ جبکہ باطل پرستوں کے تیس (30) افراد جہنم رسید ہوئے۔

سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت عظمیٰ: غزوہ احد میں سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مکمل شجاعت وجواں مردی کے ساتھ اہل مکہ کا مقابلہ کرتے رہے۔ ہند بنت عتبہ کے وحشی نامی ایک حبشی غلام جو ماہر نشانہ باز تھے اور وہ دونوں اس وقت تک مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے تھے‘ چنانچہ ان سے ہندہ نے کہا: اگر تم جنگ میں امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دو تو تمہیں آزاد کر دیا جائے گا، وہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا مسلسل تعاقب کر رہے تھے اور موقع کی تلاش میں تھے کہ جیسا ہی موقع ملے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ پر نشانہ لگائیں گے۔ وہ ایک مقام پر چھپ کر بیٹھ گئے ،جب سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ مقابلہ کرتے ہوئے ان کے قریب سے گزرے تو انہوں نے چھپ کر آپ رضی اللہ عنہ پر ایک نیزہ سے وار کیا جو سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی ناف مبارک سے ہوکر پشت مبارک سے نکل گیا۔اور آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ پھر ہندہ نے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک کی بے حرمتی کی اور آپ کا شکم مبارک چاک کر کے اس سے جگر کو نکالا اور چبا کر نگلنا چاہا لیکن وہ نگل نہ سکی۔ واضح رہے کہ بعد میں حضرت وحشی اور حضرت ہندہ دونوں کو نعمت اسلام سے سرفرازی ہوگئی !رضی اللہ عنہما۔ جس وقت آپ کی شہادت ہوئی اس وقت آپ کی عمر مبارک چوپن (54) سال تھی۔جیسا کہ امام حاکم نے ''مستدرک'' میں روایت کی ہے:

شہداء احد کی فضیلت: غزوہ احد میں شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی خصوصی حیات سے متعلق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے انہیں جنت میں امتیازی مقام ومرتبہ عطا فرمایا ہے اور وہ اللہ تعالی کی عطا کردہ نعمتوں سے استفادہ کر رہے ہیں جیسا کہ مسند امام احمد میں حدیث شریف ہے:''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے ،انہوں نے فرمایا ، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ''احد'' میں تمہارے بھائی شہید ہوگئے تو اللہ تعالی نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے پیٹ میں رکھا، وہ حضرات سیرابی کے لئے جنت کی نہروں پر آتے ہیں، وہ جنت کے پھل تناول کرتے ہیں اور عرش کے سایہ میں سونے کی قندیلوں میں آرام کرتے ہیں، جب وہ اپنے کھانے اور مشروبات کی خوشبو کو پائے اور اپنے بہترین ٹھکانہ کو دیکھے تو کہنے لگے: اے کاش! ہمارے بھائی بھی جان لیتے کہ اللہ تعالی نے ہمارے لئے کیا کیا نعمتیں تیار کر رکھی‘ تا کہ وہ جہاد سے بے رغبتی نہ کریں اور میدان جنگ سے پیچھے نہ ہٹیں۔تو اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: تمہاری جانب سے یہ خوش خبری میں ان تک پہنچاتا ہوں! پھر اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیاتِ کریمہ نازل فرمائیں: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا''۔

دنیا اہل اسلام کیلئے آزمائش

اللہ تبارک وتعالی نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا۔ اور دنیا کو ایک امتحان گاہ بنایا تا کہ اللہ تعالی آزمائے کہ ہم میں سب سے بہترین اور اچھا عمل کون کرتا ہے ۔ جب تک ہمیں اس دنیا میں زندگی گزارنے کا موقع ملتا رہے گا تب تک ہم بندوں پر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واجب ولازم ہے۔اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔اور عبادت اور اطاعت کا موقع صرف اسی دنیا میں ہے موت آنے کے بعد عبادت‘ اطاعت اور نیک اعمال کے مواقع ختم ہوجائیں گے۔ جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا''آج عمل کا دن ہے یعنی دنیا عمل کرنے کی جگہ ہے یہاں پر کسی قسم کا کوئی حساب وکتاب نہیں۔اور کل یعنی مرنے کے بعد یا آخرت میں صرف حساب وکتاب ہی ہوگا اور کسی بھی عمل کی کوئی گنجائش نہیں ہرگز ہرگز نہیں ہوں گی ۔ دنیا کا طلبگار ''کلب'' کی طرح: جیسا کہ ہمارے ذہن میں یہ بات داخل ہوچکی ہے کہ ہمیں دنیا کی ہر چیز حاصل ہوجائے، عیش وعشرت ،نفسانی خواہشات وغیرہ۔

تو یاد رکھ لیجئے کہ صرف دنیا کو حاصل کرنا ایک مسلمان کی عادت نہیں ہے، بلکہ یہ عادت کسی اور مذہب کے ماننے والے کی ہوتی ہے۔جیسا ایک حدیث پاک میں حضور نبی اکرم علیہ الصلوۃ والسلام نے دنیا اور دنیا دار کی مثال دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ''الدنیا جیف وطالبھا کلاب'' ترجمہ: دنیا ایک حقیر یعنی معمولی چیز ہے اور اس دنیا کا طلب کرنے والا ایک کلب (یعنی کتے) کی طرح ہے۔اور یہ بات بالکل عیاں ہے کہ جتنے لوگ صرف دنیا کو طلب کرنے میں لگے رہتے ہیں وہ یقیناً ایک حریص یعنی لالچی ہوتے ہیں۔ اور اس کیلئے کچھ بھی کرنے تیار ہوجاتے ہیں۔

جبکہ ہمیں ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ہماری یہ عادت ہونی چاہئے کہ دنیوی زندگی کو ہی سب کچھ نہ سمجھ بیٹھیں، بلکہ یہ دنیا ہم مسلمانوں کیلئے ایک امتحان کا مقام ہے جس طریقہ سے ہم جب کبھی کوئی امتحان دینے کا ارادہ رکھتے ہیں تو پہلے امتحان کی تیاری کرتے ہیں اس کے بعد امتحان دینے کے لئے مستعد رہتے ہیں۔ٹھیک اسی طرح ہمیں اس دنیا میں آخرت کی تیاری کرنا چاہئے تا کہ وہاں کامیابی وسرفرازی حاصل ہوجائے۔

معاشرہ اور ہماری کوتاھیاں: ہمارا مسلم معاشرہ (سوسائٹی) جو دیگر تمام معاشروں میں بہتر اور ممتاز ہے لیکن ہم میں سے کچھ لوگوں نے کوتاہیوں کے ذریعہ اس معاشرہ کو بدنام کرنا شروع کیا ہے۔ نہ انہیں شریعت کا لحاظ، نہ لباس کا، نہ ظاہر کا، نہ باطن کا، نہ سماعت درست ، نہ بصارت ، نہ گویائی ، نہ کسی کا ادب، نہ کسی کا خیال، بس کسی سے کچھ بات کریں تو غیبت ،چغلخوری، فسق وفجور، فحش باتیں، فحش مناظر، فحش مطالعات ، بُری صحبت ،شریعت کی منع کردہ بُری اشیاء کا استعمال کرنا، ہر کسی کو تکلیف دینا، نامناسب مقامات کا دورہ کرنا۔

یہ سب ایسی چیزیں ہیں جس کے ذریعہ نہ صرف اس کو اختیار کرنے والا انسان بُرا ہوتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ معاشرہ بھی بدنام ہوتا ہے۔جس سے ہر مسلمان کو بچنا بے انتہاء ضروری ہے۔آج ہم جس صورت حال اور جس پر فتن دور سے گذر رہے ہیں ان میں ہمیں طاعت الٰہی اور جس مقصد کے لیے اللہ تعالی ہمیں پیدا فرمایا اس پر عمل پیرا ہونے اور نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ ﷺ کے سنن مبارک پر عمل کرنے کی سخت ترین ضرورت ہے۔

حلقۂ ذکر الٰہی‘ تعلیمات اسلامی ودینی تربیتی مجالس

بروز جمعرات
☆ بعد عصر تا مغرب: حلقۂ ذکر جہری ووعظ (بمقام درگاہ حضرت سیدنا میر شجاع الدین صاحب قبلہ رحمت اللہ علیہ، عیدی بازار حیدرآباد)۔

بروز جمعہ
☆ 2-00 تا 3-00 بجے: خطاب‘ علامہ مولانا سید شاہ عبیداللہ قادری‘ آصف پاشاہ صاحب قبلہ (بمقام جامع مسجد شجاعیہؒ، چارمینار حیدرآباد) نماز جمعہ بوقت 3-15 بجے
☆ بعد نماز جمعہ: مجلس درود وذکر، نذرانۂ سلام بحضور خیر الانام ﷺ۔

بروز ہفتہ
☆ دینی تربیتی کیمپ
بعد مغرب تا اتوار کی عشاء
ذکر واذکار، وظائف و درود، فقہی وبنیادی مسائل، تذکرۃ الاولیاء، مراقبہ، پنجگانہ نمازوں کے علاوہ تہجد واشراق کی عملی تربیت
(بمقام خانقاہ شجاعیہؒ)

بروز اتوار
☆ دوپہر 2 تا 3 بجے: حلقۂ ذکر، درس حدیث، خطبات غوث الاعظمؓ ،فقہی مسائل، تذکرۃ الاولیاء۔

بروز پیر
☆ بعد نماز مغرب تا عشاء حلقہ ذکر ودرس بمقام بارگاہ حضرت حافظ سید عبداللہ شاہ شہیدؒ عیدی بازار، حیدرآباد۔

بروز منگل
☆ مغرب تا عشاء: درس تصوف، سوال وجواب (بمقام خانقاہ شجاعیہؒ)
☆ بعد گیارہ روزہ محافل

روزانہ: بعد نماز مغرب ذکر جہری (بمقام خانقاہ شجاعیہؒ، عقب جامع مسجد شجاعیہ چارمینار، حیدرآباد۔

زیرنگرانی وزیرسرپرستی
حضرت العلامہ مولانا
سید شاہ عبیداللہ قادری‘
آصف پاشاہ صاحب قبلہ
سجادہ نشین بارگاہ شجاعیہؒ، متولی وخطیب جامع مسجد شجاعیہؒ، چارمینار حیدرآباد۔

زیرانتظام:
انجمن خادمین شجاعیہؒ آندھراپردیش
040-66171244

تصانیف شعبہ نشرواشاعت انجمن خادمین شجاعیہ

☆ کشف الخلاصہ ☆ مناجات ختم قرآن مجید ☆ دینی تعلیمی نصاب
☆ خطبات شجاعیہؒ ☆ سیرت شجاعیہؒ ☆ مناقب شجاعیہؒ
☆ دل کی بیماریاں اوران کا علاج ☆ رسالہ فضائل رمضان ☆ اوراد ووظائف

Books of Shujaiya Anjuman-e-Khadimeen

☆Kashful Qulasa ☆Munajat-e-Khatm-e-Quran ☆Deeni Taleemi Nisab ☆Qutbat-e-Shujaiya ☆Seerat-e-Shujaiya ☆Manaqab-e-Shujaiya ☆Dil Ki Bimariyan aur inka Ilaaj

Books Available at : کتابیں حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں

#:Khanqahe Shujaiya, Backside Jama Masjid Shujaiya Charminar Hyderabad. **PH:040-66171244**

شجاعیہ ٹائمز

7اپریل2025ء

سورۃ الاعراف

.1 اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف سے بیزاری (ودست برداری) کا اعلان ہے ان مشرک لوگوں کی طرف جن سے تم نے (صلح وامن کا) معاہدہ کیا تھا (لیکن اُنہوں نے معاہدہ توڑتے ہوئے حالتِ جنگ کو پھر بحال کر دیا)۔ o2 پس (اے مشرکو!) تم زمین میں چار ماہ (تک) گھوم پھر لو (اس مہلت کے اختتام پر تمہیں جنگ کا سامنا کرنا ہوگا) اور جان لو کہ تم اللہ کو ہرگز عاجز نہیں کر سکتے اور بیشک اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔ o3 (یہ آیات) اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جانب سے تمام لوگوں کی طرف حجِ اکبر کے دن اعلانِ (عام) ہے کہ اللہ مشرکوں سے بے زار ہے اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی (ان سے بری الذمّہ ہے)، پس (اے مشرکو!) اگر تم توبہ کر لو تو وہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم نے روگردانی کی تو جان لو کہ تم ہرگز اللہ کو عاجز نہ کر سکو گے، اور (اے حبیب!) آپ کافروں کو دردناک عذاب کی خبر سنا دیں o

.6 اور اگر مشرکوں میں سے کوئی بھی آپ سے پناہ کا خواستگار ہو تو اسے پناہ دے دیں تا آنکہ وہ اللہ کا کلام سنے پھر آپ اسے اس کی جائے امن تک پہنچا دیں، یہ اس لئے کہ وہ لوگ (حق کا) علم نہیں رکھتے o

.7 (بھلا) مشرکوں کے لئے اللہ کے ہاں اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاں کوئی عہد کیونکر ہو سکتا ہے؟ سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجدِ حرام کے پاس (حدیبیہ میں) معاہدہ کیا ہے سو جب تک وہ تمہارے ساتھ (عہد پر) قائم رہیں تم ان کے ساتھ قائم رہو۔ بیشک اللہ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے۔ o7 (بھلا) مشرکوں کے لئے اللہ کے ہاں اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاں کوئی عہد کیونکر ہو سکتا ہے؟ سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجدِ حرام کے پاس (حدیبیہ میں) معاہدہ کیا ہے سو جب تک وہ تمہارے ساتھ (عہد پر) قائم رہیں تم ان کے ساتھ قائم رہو۔ بیشک اللہ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے 9.o انہوں نے آیاتِ الٰہی کے بدلے (دنیوی مفاد کی) تھوڑی سی قیمت حاصل کر لی پھر اس (کے دین) کی راہ سے (لوگوں کو) روکنے لگے، بیشک بہت ہی برا کام ہے جو وہ کرتے رہتے ہیں o

حدیث شریف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بہت سے لوگ ایسے ہیں جو بظاہر تو پراگندہ بال اور غبار آلود (یعنی نہایت خستہ حال اور پریشان صورت) نظر آتے ہیں جن کو (ہاتھ یا زبان کے ذریعہ) دروازوں سے دھکیلا جاتا ہے لیکن وہ (خدا کے نزدیک اتنا اونچا درجہ رکھتے ہیں کہ) اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھا لیں تو اللہ ان کی قسم کو یقیناً پورا کرے۔" (مسلم)

"جن کو دروازوں سے دھکیلا جاتا ہے" اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ لوگ واقعتاً دنیاداروں کے دروازوں پر جاتے ہیں ان کو وہاں سے دھکیلا جاتا ہے کیونکہ جو لوگ اللہ کے لئے دنیا کی ظاہری زینت وعزت کی چیزوں سے دور رہتے ہیں، ان کے بارے میں یہ تصور بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ کوئی ایسا کام کریں گے جس سے ذلت اٹھانا پڑے، بلکہ اس جملہ سے مراد یہ ہے کہ اولیاء اللہ کی روحانی عظمتوں کا راز ان کی شکستہ حالی میں پوشیدہ ہوتا ہے اور ان کا ظاہر، ان کے باطن کا اس حد تک سرپوش ہوتا ہے کہ اگر بالفرض وہ کسی کے گھر جانا چاہیں تو لوگوں کی نظر میں ان کی کوئی قدر ومنزلت نہ ہونے کی وجہ سے ان کو دروازہ ہی پر روک دیا جائے مکان میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ اور ظاہر ہے کہ جب وہ دروازوں سے دھکیلے جا سکتے ہیں تو ان کو مجلسوں اور محفلوں میں آنے سے بطریق اولیٰ روکا جا سکتا ہے اور اس میں حکم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتا کہ ان کی حقیقت لوگوں پر ظاہر ہو اور وہ ایسی حالت میں رہیں جس سے لوگ ان کی طرف مائل وملتفت ہوں، تاکہ ان کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے کوئی انس ورغبت نہ ہو۔ پس حقیقت میں اللہ تعالیٰ ان پاک نفس بندوں کو دنیاداروں اور ظالموں کے دروازوں پر کھڑے رہنے اور ان کے حرام مال کے کھانے پینے سے محفوظ رکھتا ہے، جیسا کہ کوئی شخص اپنے مریض کو آب وہوا اور نقصان دہ غذاؤں سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ اپنے مولیٰ کے در کے علاوہ اور کسی دروازے پر حاضری نہیں دیتے اور اپنے کمال استغناء اور بے نیازی کی وجہ سے اپنے پروردگار کے علاوہ کسی دوسرے کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔

"اور اگر وہ اللہ پر قسم کھائیں الخ" کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ اللہ پر اعتماد کر کے اور اس کی قسم کھا کر یہ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کام کرے گا یا فلاں کام نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو سچا کرتا ہے بایں طور کہ ان کے کہنے کے مطابق اس کام کو کرتا ہے یا نہیں کرتا۔

حلال کمائی کی برکت

مُلا احمد جیون ہندوستان کے مغل بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے استاد تھے۔ اورنگ زیب اپنے استاد کا بہت احترام کرتے تھے۔ اور استاد بھی اپنے شاگرد پر فخر کرتے تھے۔ جب اورنگ زیب ہندوستان کے بادشاہ بنے تو انہوں نے اپنے غلام کے ذریعے استاد کو پیغام بھیجا کہ وہ کسی دن دہلی تشریف لائیں اور خدمت کا موقع دیں۔ اتفاق سے وہ رمضان کا مہینہ تھا اور مدرسہ کے طالب علموں کو بھی چھٹیاں تھی۔ چنانچہ انہوں نے دہلی کا رُخ کیا۔

استاد اور شاگرد کی ملاقات عصر کی نماز کے بعد دہلی کی جامع مسجد میں ہوئی۔ استاد کو اپنے ساتھ لے کر اورنگ زیب شاہی قلعے کی طرف چل پڑے۔ رمضان کا سارا مہینہ اورنگ زیب اور استاد نے اکھٹے گزارا۔ عید کی نماز اکھٹے ادا کرنے کے بعد مُلا جیون نے واپسی کا ارادہ ظاہر کیا۔ بادشاہ نے جیب سے ایک چوّنی نکال کر اپنے استاد کو پیش کی

استاد نے بڑی خوشی سے نذرانہ قبول کیا اور گھر کی طرف چل پڑے۔ اس کے بعد اورنگ زیب دکن کی لڑائیوں میں اتنے مصروف ہوئے کہ چودہ سال تک دہلی آنا نصیب نہ ہوا۔ جب وہ واپس آئے تو وزیراعظم نے بتایا۔

مُلا احمد جیون ایک بہت بڑے زمیندار بن چکے ہیں۔ اگر اجازت ہو تو اُن سے لگان وصول کیا جائے۔ یہ سن کر اورنگ زیب حیران رہ گئے کہ ایک غریب استاد کس طرح زمیندار بن سکتا ہے۔ انہوں نے استاد کو ایک خط لکھا اور ملنے کی خواہش ظاہر کی

مُلا احمد جیون پہلے کی طرح رمضان کے مہینے میں تشریف لائے۔ اورنگزیب نے بڑی عزت کے ساتھ انہیں اپنے پاس ٹھرایا۔

مُلا احمد کا لباس بات چیت اور طور طریقے پہلے کی طرح سادہ تھے۔ اس لیے بادشاہ کو ان سے بڑا زمیندار بننے کے بارے میں پوچھنے کا حوصلہ نہ پا سکا۔ ایک دن مُلا صاحب خود کہنے لگے: آپ نے جو چوّنی دے تھی وہ بڑی بابرکت تھی۔ میں نے اس سے بنولہ خرید کر کپاس کاشت کی خدا نے اس میں اتنی برکت دی کہ چند سالوں میں سینکڑوں سے لاکھوں ہو گئے۔

اورنگ زیب یہ سن کر خوش ہوئے اور مُسکرانے لگے اور فرمایا: اگر اجازت ہو تو چوّنی کی کہانی سناؤں۔ ملا صاحب نے کہا ضرور سنائیں۔

اورنگ زیب نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ چاندنی چوک کے سیٹھ ''اتم چند'' کو فلاں تاریخ کے کھاتے کے ساتھ پیش کرو۔ سیٹھ اتم چند ایک معمولی بنیا تھا۔ اسے اورنگ زیب کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ ڈر کے مارے کانپ رہا تھا۔

اورنگ زیب نے نرمی سے کہا: آگے آ جاؤ اور بغیر کسی گھبراہٹ کے کھاتہ کھول کے خرچ کی تفصیل بیان کرو۔ سیٹھ اتم چند نے اپنا کھاتہ کھولا اور تاریخ اور خرچ کی تفصیل سنانے لگا۔ مُلا احمد جیون اور اورنگ زیب خاموشی سے سنتے رہے ایک جگہ آ کے سیٹھ رُک گیا۔

یہاں خرچ کے طور پر ایک چوّنی درج تھی لیکن اس کے سامنے لینے والے کا نام نہیں تھا۔ اورنگ زیب نے نرمی سے پوچھا: ہاں بتاؤ یہ چوّنی کہاں گئی؟

اتم چند نے کھاتہ بند کیا اور کہنے لگا: اگر اجازت ہو تو دردبھری داستان عرض کروں؟ بادشاہ نے کہا: اجازت ہے۔ اس نے کہا: اے بادشاہِ وقت! ایک رات موسلادھار بارش ہوئی میرا مکان ٹپکنے لگا۔ مکان نیا نیا بنا تھا اور تمام کھاتے کی تفصیل بھی اسی مکان میں تھی۔ میں نے بڑی کوشش کی، لیکن چھت ٹپکتا رہا۔ میں نے باہر جھانکا تو ایک آدمی لالٹین کے نیچے کھڑا نظر آیا۔ میں نے مزدور خیال کرتے ہوئے پوچھا، اے بھائی مزدوری کرو گے؟ وہ بولا کیوں نہیں۔

وہ آدمی کام پر لگ گیا۔ اس نے تقریباً تین چار گھنٹے کام کیا، جب مکان ٹپکنا بند ہو گیا تو اس نے اندر آ کر تمام سامان درست کیا۔ اتنے میں صبح کی اذان شروع ہو گئی۔ وہ کہنے لگا: سیٹھ صاحب! آپ کا کام مکمل ہو گیا مجھے اجازت دیجیے، میں نے اسے مزدوری دینے کی غرض سے جیب میں ہاتھ ڈالا تو ایک چوّنی نکلی۔ میں نے اس سے کہا: اے بھائی! ابھی میرے پاس یہی چوّنی ہے یہ لے، اور صبح دکان پر آنا تمہیں مزدوری مل جائے گی۔ وہ کہنے لگا یہی چوّنی کافی ہے میں پھر حاضر نہیں ہو سکتا۔ میں نے اور میری بیوی نے اس کی بہت منتیں کیں۔ لیکن وہ نہ مانا اور کہنے لگا دیتے ہو تو یہ چوّنی دے دو ورنہ رہنے دو۔ میں نے مجبور ہو کر چوّنی دے دی اور وہ لے کر چلا گیا۔

اور اس کے بعد سے آج تک وہ نہ مل سکا۔ آج اس بات کو پندرہ برس بیت گئے۔ میرے دل نے مجھے بہت ملامت کی کہ اسے روپیہ نہ سہی اٹھنی دے دیتا۔ اس کے بعد اتم چند نے بادشاہ سے اجازت چاہی اور چلا گیا۔ بادشاہ نے مُلا صاحب سے کہا: **یہ وہی چوّنی ہے۔ کیونکہ میں اس رات بھیس بدل کر گیا تھا تاکہ رعایا کا حال معلوم کر سکوں۔ سو وہاں میں نے مزدور کے طور پر کام کیا۔ مُلا صاحب خوش ہو کر کہنے لگے۔ مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ یہ چوّنی میرے ہونہار شاگرد نے اپنی محنت سے کمائی ہو گی۔ اورنگ زیب نے کہا: ہاں واقعی، اصل بات یہ ہے کہ میں نے شاہی خزانہ سے اپنے لیے کبھی ایک پائی بھی نہیں لی۔**

ہفتے میں دو دن ٹوپیاں بناتا ہوں۔ دو دن مزدوری کرتا ہوں۔ میں خوش ہوں کہ میری وجہ سے کسی ضرورت مند کی ضرورت پوری ہوئی یہ سب آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

رمضان المبارک کے بعد ہمارے اعمال کیسے ہو؟

الحمدللہ! کیا روزے دار رمضان کے بعد بھی اسی حالت پر رہتا ہے جس پر وہ رمضان المبارک میں تھا؟ یا وہ اس عورت کی طرح کرتا ہے جس نے سوت کاتا اور کاتنے کے بعد پھر اسے توڑ ڈالا؟ ☆ کیا وہ جو رمضان المبارک میں روزہ دار، اور قرآن مجید کا قاری اور تلاوت کرنے والا، اور صدقہ وخیرات کرنے والا، راتوں کو قیام کرنے والا اور بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والا تھا۔

☆ کیا وہ رمضان کے بعد بھی اسی حالت پر رہے گا یا کہ کسی اور راہ یعنی شیطان کے راستے کا راہی بنتا ہوا معاصی و گناہوں کا ارتکاب کرنے لگے گا جو اللہ ورحمٰن کے غضب کا باعث ہوں؟ بلاشبہ رمضان کے بعد مسلمان کا اعمال صالح کرنے پر صبر کرنا اور اسی حالت پر باقی رہنا اللہ کریم ومنان کے یہاں رمضان المبارک کے روزے قبول ہونے کی علامت ہے۔ اور رمضان المبارک کے بعد اعمال صالحہ ترک کرنا اور شیطان کے راستوں پر چلنا ذلت ورسواء اور حقارت وگھٹیا پن ہے، جیسا کہ حسن بصری رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے: (وہ اس پر ذلیل ہوگیا تو اس کی نافرمانی شروع کردی اور اگر وہ اس کے ہاں عزت والے ہوتے تو وہ انہیں اس سے بچالیتا) اور جب بندہ اللہ تعالی کے ہاں ذلیل ورسوا ہوجاتا ہے تو کوئی بھی اس کی عزت نہیں کرتا۔ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے: } جسے اللہ عزوجل ذلیل کردے اسے کوئی بھی عزت دینے والا نہیں ہے{ الحج (18)۔

تعجب تو اس بات پر ہوتا ہے کہ بعض لوگ رمضان المبارک میں روزے رکھتے' قیام کرتے ہیں اور اللہ تعالی کے راستے میں صدقہ وخیرات بھی کرتے ہیں اور رب العالمین کی اطاعت بھی بہت زیادہ کرتے ہیں لیکن جیسے ہی رمضان المبارک کا مہینہ گزر جاتا ہے تو ان کی فطرت یکسر بدل جاتی ہے اور اپنے رب کے ساتھ ان اخلاق اور ہی ہوجاتا ہے آپ دیکھیں کہ وہ نہ تو نماز پڑھتا ہے اور نہ ہی اعمال صالحہ میں وہ کثرت اور تیزی رہتی ہے بلکہ ان میں قلت آجاتی اور وہ ان سے بھاگنے لگتا ہے۔ وہ معاصی اور گناہ کا ارتکاب کرنے لگتا ہے اور وہ کئی انواع واقسام میں اللہ تعالی کی معصیت ونافرمانی کرنے لگتا اور اللہ مالک الملک جو کہ قدوس السلام بھی ہے کی اطاعت وفرمانبرداری سے دور بھاگتا ہے۔ اللہ کی قسم وہ لوگ تو بہت ہی برے ہیں جو اللہ سبحانہ وتعالی کو صرف رمضان المبارک میں ہی پہچانتے ہیں۔ مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ رمضان المبارک کے بعد زندگی کا ایک نیا صفحہ کھولے جس میں اللہ تعالی کی طرف توبہ ورجوع اور ہر وقت اور ہر گھڑی میں اللہ تعالی کی اطاعت ومراقبہ کرتا رہے، تو اس طرح ہر مسلمان شخص کے لیے ضروری ہے کہ وہ مستقل طور پر اللہ تعالی کی اطاعت کرتا رہے اور ہر گناہ ومعصیت کے کام سے بچے اور رمضان المبارک میں جو اطاعات واللہ تعالی کا تقرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا اسے رمضان کے بعد بھی جاری رکھے۔ اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے: } دن کے دونوں حصوں میں نماز کی پابندی کرتے رہو اور رات کی گھڑیوں میں بھی نماز پڑھا کرو یقیناً نیکیاں برائیوں کو مٹا ڈالتی ہیں، یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے ہی نصیحت ہے{ ھود (114)۔

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (اور برائی کے بعد میں نیکی کیا کرو اس برائی کو وہ ختم کردے گی، اور لوگوں سے حسن اخلاق سے پیش آیا کرو)۔ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ اللہ تعالی نے مخلوق کو جس مقصد کے لیے پیدا فرمایا ہے وہ صرف اور صرف اپنی وحدہ لاشریک کی عبادت ہے، جو کہ ایک عظیم بلند اور اعلی مقصد ہے، اور وہ یہی ہے کہ ہم عبودیت صرف اللہ عزوجل کی بجالائیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ رمضان المبارک میں یہ کام بہت اچھے انداز میں ہوتا ہے اور لوگ جوق درجوق اکیلے اور گروپوں میں مساجد کا رخ کرتے ہیں، وہ فرائض کی ادائیگی میں بھی وقت کی پابندی کرتے اور صدقہ وخیرات کرنے پر حریص ہوتے ہیں۔ نیکی وبھلائی اور خیر کے کاموں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے اور ان میں جلدی کرتے ہیں اور اسی چیز میں سبقت لے جانے والوں کو سبقت لے جانی چاہیے، اور ایسا کام کرنے والے عنداللہ ماجور ہیں۔ لیکن اب ایک چیز باقی ہے کہ اس نیکی اور بھلائی پر دنیا وآخرت کی زندگی میں کون ثابت قدم رہتا ہے اور اللہ تعالی کسے ثابت قدمی عطا کرتا ہے، تو رمضان المبارک کے بعد اللہ تعالی جسے اعمال صالحہ پر ثابت قدم رکھے اس کے لیے بہت بڑی کامیابی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے: } تمام تر صاف ستھرے کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک وصالح اعمال ان کو بلند کرتا ہے جو لوگ برائیوں کے داؤ گھات میں لگے رہتے ہیں ان کے لیے سخت تر عذاب ہے اور ان کا مکر برباد ہوجائے گا{ فاطر (10)۔ اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ اعمال صالحہ اللہ تعالی کے قرب کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں، پھر یہ بھی ہے کہ جو رب رمضان المبارک کا ہے وہی رب شوال المکرّم اور جمادی الاولی اور شعبان وذی الحجہ اور محرم اور صفر اور باقی سارے مہینوں کا بھی ہے۔ اس اس لیے کہ اللہ تعالی نے ہمارے جو عبادت مشروع کی ہے وہ اسلام کے پانچ ارکان میں ہے جن میں رمضان المبارک کے روزے بھی ہیں جو ایک معین وقت میں آتے ہیں، تو اس طرح باقی ارکان حج زکاۃ ونماز وغیرہ میں بھی ہم اللہ تعالی کے سامنے جواب دہ ہیں۔ لھذا ہمیں وہ بھی کما حقہ ادا کرنا ضروری ہیں تا کہ اللہ تعالی کی رضا حاصل ہو اور پھر ہمیں اس کی کوشش کی کرنی چاہئے کہ اللہ تعالی نے ہمیں جس مقصد کے لیے پیدا فرمایا ہے وہ بھی پورا ہو۔ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے: } اور میں نے تو جنوں اور نسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے ہی پیدا فرمایا ہے { الذاریات (56)۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے صحابہ کرامؓ کو نیکی اور بھلائی کے کاموں میں سبقت لے جانے اور ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی رہنمائی کرتے ہوئے کچھ اس طرح فرمایا: کچھ درہم دینار سے بھی سبقت لے جاتے ہیں- اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے: اللہ تعالی توبہ صرف انہی لوگوں کی قبول فرماتا ہے جو نادانی اور جہالت کی بنا پر کوئی عمل کر بیٹھتے ہیں اور پھر جلد ہی اس سے توبہ بھی کرتے ہیں اور اس سے باز آجاتے ہیں تو اللہ تعالی بھی ان کی توبہ قبول کرتا ہے، اللہ تعالی بڑے علم والا اور حکمت والا ہے۔ ان کی توبہ قبول نہیں جو برائیاں کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائے تو کہہ دے کہ میں نے اب توبہ کی اور ان کی توبہ بھی قبول نہیں جو کفر پر ہی مرجائیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھا ہے{ (17-18)۔ تو اس لیے متقی وصاف شفاف مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالی سے ڈرتا رہے اس کا تقوی اختیار کرے اور اللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری پر حرص رکھے اور ہر وقت وہمیشہ کیلیے خیر وبھلائی' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں مشغول رہے۔ مومن کے زندگی کے ایام وشب خزانے کی طرح ہیں وہ دیکھے کہ اس نے اس میں کیا کچھ اضافہ کیا اور جمع کر رکھا ہے اگر اس نے ان ایام وشب کے اندر نیکی وبھلائی کے کام کر کے اپنے زخیرہ میں نیکیوں کا اضافہ کیا تو یہ شب وروز اس کے حق میں گواہی دیں گے اور اگر اس نے اس کے علاوہ کچھ اور کیا تو وہ سب کچھ اس پر وبال ہوگا۔

علماء کرام رحمہم اللہ تعالی کا قول ہے کہ: قبول اعمال کی علامت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی نیکی اور اعمال صالحہ کے بعد اور نیکی کرنے کی توفیق دیتا ہے تو اس طرح نیکی بِھن بِھن کی آوازیں لگاتی ہے، اور برائی بھی بِھن کی بِھن کی آوازیں لگا کر اپنی دوسری برائی کو دعوت دیتی ہے۔ اس لیے جب اللہ تعالی بندے کی رمضان المبارک میں کی ہوئی عبادت کو شرف قبولیت بخشتا ہے اور انسان اس رمضانی مدرسہ اور ورکشاپ سے مستفید ہوتا اور اللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری پر استقامت اختیار کرتا ہے تو پھر وہ بھی اس قافلے میں شامل ہوتا ہے جن کی عبادت ودعا اللہ تعالی نے قبول فرمالی: اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے: } واقعی جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب وپروردگار اللہ تعالی ہے اور پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے نازل ہوتے (اور یہ کہتے ہیں) کہ تم پر کچھ بھی اندیشہ نہیں اور غم بھی نہ کرو بلکہ اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ تمہاری دنیوی زندگی میں بھی ہم تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے، جس چیز کو تمہارا جی چاہے اور جو کچھ تم مانگو سب کچھ تمہارے لیے (جنت میں) ہے{ فصلت (30-31)۔ اور ایک دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے: } بلاشبہ جن لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ ہمارا رب وپروردگار اللہ تعالی ہے اور پھر اس پر استقامت اختیار کرلی نہ تو ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے{ الاحقاف (13)۔ تو اس طرح استقامت کا یہ قافلہ ایک رمضان سے لیکر دوسرے رمضان تک چلتا رہتا ہے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے: (نماز دوسری نماز تک اور رمضان دوسرے رمضان تک اور حج دوسرے حج تک جب تک کبیرہ گناہوں سے بچا جاتا رہے تو (یہ سب کچھ) صغیرہ گناہوں سے کفارہ بن جاتی ہیں)۔ اور اسی طرح اللہ سبحانہ وتعالی کا بھی ایک مقام پر کچھ اس طرح فرمان ہے: اگر تم کبیرہ گناہوں سے بچتے رہو گے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ معاف کردیں گے{ النساء • (31)۔

اس لیے مومن کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی عاقل وبالغ ہونے کے پہلے دن سے لیکر اپنے آخری سانسوں تک استقامت کے قافلہ اور نجات کی کشتی میں سوار رہے، تو اس طرح وہ لاالہ الا اللہ کے سایہ چلے گا اور اللہ تعالی کی نعمتوں کا سایہ حاصل کرے گا۔ کیونکہ یہی دین حق ہے اور اللہ تعالی نے ہم پر رمضان المبارک میں استقامت اختیار کرنے کا احسان بھی کیا ہے اور وہی ہے جو ہم پر اپنی عطا وفیض کا انعام اور فضل کرم کرتا اور ہمیں عزت سے نوازتا ہے کہ ہم رمضان کے بعد بھی اس کی اطاعت وفرمانبرداری اور عبادت کرتے رہیں۔ اس لیے ہمارے مسلمان بھائی آپ یہ مت بھولیں کہ اللہ تعالی نے آپ کو رمضان المبارک میں اعتکاف اور صدقہ وخیرات اور رمضان کے روزے رکھنے کی توفیق دے کر احسان فرمایا اور آپ پر یہ بھی احسان کیا کہ آپ اللہ تعالی سے دعا کرتے اور اسے اللہ تعالی نے شرف قبولیت بخشا۔ بھائی آپ یہ بھی نہ بھولیں کہ یہ نیکیاں اور یہ توفیق ایسی چیز ہے جس کا آپ اس کا خیال رکھنا ضروری ہے اور اس کی حفاظت کرنا بھی نہ بھولیں اس لیے اس کی حفاظت کا حق ادا کریں لھذا ان نیکیوں کو برائیوں اور باطل اعمال کے ذریعے ختم نہ کریں، اس لیے آپ خیر وبھلائی کا بیج بونے کی کوشش کریں اور سعادت وفلاح کامیابی کے راستے پر چلتے ہوئے استقامت اختیار کریں جس سے آپ کو اللہ تعالی اور دار آخرت حاصل ہوگا۔ تو پھر اس وقت آپ کو یہ کہا جائے گا کہ آپ اس جنت کے ساتھ خوش ہوجائیں جس کی چوڑائی آسمان وزمین کے برابر ہے اور متقی وپرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے، اور پھر آپ اللہ تعالی کی اس منادی میں شامل ہوں گے: اے بھلائی اور خیر کے کاموں سے دور بھاگنے والے واپس آجاؤ اس لیے کہ اللہ تعالی آگ سے چھٹکارا دے رہا ہے، اور اے شر وبرائی کرنے والے رک جا اور اسے کم کردے۔ اور آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول پر بھی عمل کیا: (جس نے بھی رمضان المبارک میں ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پہلے سب گناہ معاف کردیے گئے، اور جس نے بھی لیلۃ القدر میں ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پہلے سب گناہ معاف کردیے گئے)۔ اس لیے کہ اعمال صالحہ پر استمرار اور انہیں مستقل کرنا اللہ تعالی کی بہت ہی بڑی قربت ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آکر کہنے لگا: مجھے وصیت ونصیحت فرمائیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو کہ میں اللہ تعالی پر ایمان لایا اور پھر اس قول پر استقامت اختیار کرو'' (صحیح بخاری وصحیح مسلم)۔ اور ایک روایت میں ہے کہ: کہو کہ میں اللہ تعالی پر ایمان لایا، پھر اس پر جم جاؤ اور استقامت اختیار کرو، وہ کہنے لگا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو سب لوگ کہتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں نے میں ایک قوم نے یہ کہا لیکن انہوں نے اس پر استقامت اختیار نہیں کی'' (مسند احمد)۔ تو اس لیے مومنوں پر ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالی کی اطاعت اور استقامت پر قائم رہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے: } ایمان والوں کو اللہ تعالی پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی' ہاں نا انصاف لوگوں کو اللہ تعالی بہکا دیتا ہے اور اللہ تعالی جو چاہے کرتا ہے{ ابراھیم (27)۔

جو اللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری پر استقامت اختیار کرتا ہے اسی کی وہ دعا بھی قبول ہوتی ہے۔ رمضان المبارک کے بعد لوگوں کی کء اقسام وانواع بن جاتی ہیں جن میں سب سے بڑی دو قسمیں ہیں: ایک قسم تو وہ ہے کہ آپ انہیں رمضان المبارک میں اللہ تعالی کی اطاعت کرنے میں مجتھد پائیں گے، آپ اسے جب بھی دیکھیں یا تو وہ سجدہ میں ہوگا اور یا پھر قیام کر رہا ہوں کا یا پھر قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوا پائیں گے، اور یا پھر آپ اسے روتا ہوا پائیں گے کہ آپ کو سلف کی عبادت یاد آئے گی۔ اور آپ اس کی شدت اجتھاد اور کوشش کی وجہ سے اس کے ساتھ شفقت وپیار اور محبت کرنے لگیں گے، لیکن جیسے ہی شرف وفضیلت کا مہینہ رمضان المبارک ختم ہوا تو وہی شخص اپنی معاصی اور گناہ کی زندگی کی طرف لوٹ آیا گویا کہ وہ اطاعت کے قید خانہ میں بند تھا۔ تو اس طرح وہ شہوات' ھفوات اور غفلت کی طرف واپس آکر یہ گمان کرتا ہے کہ اس میں ہی اس کے ھم وغم اور پریشانی کا علاج ہے اور وہ مسکین یہ بھول جاتا ہے کہ معاصی اور گناہ ہلاکت کا سبب ہیں۔ وہ بھول جاتا کہ ہے کہ گناہ اور معاصی زخم ہیں اور پھر ان میں سے کچھ ایسے زخم بھی ہیں جو اسے قتل بھی کرسکتے ہیں، تو دیکھیں کتنے گناہ اور معصیت ایسے ہیں جس کی بنا پر بندہ موت کے وقت کلمہ لاالہ الا اللہ سے محروم ہوجاتا ہے۔ وہ رمضان المبارک کا پورا مہینہ اطاعت وفرمانبرداری اور ایمان وقرآن کی تلاوت اور اللہ تعالی کا قرب حاصل کرنے والی سب عبادات میں گزارنے کے بعد دوبارہ پیچھے کی جانب اوندھے منہ جا گرتا ہے (لاحول ولاقوۃ الا باللہ) اور سالانہ (فصلی بٹیرے کی طرح) عبادت کرنے والے جنہوں نے صرف موسم میں ہی عبادت کرنی ہوتی ہو وہ صرف اللہ تعالی کو اسی موسم میں جانتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں یا پھر کسی سزا کے ڈر سے لیکن جب یہ موسم چلا جاتا تو اطاعت و فرمانبرداری بھی ختم؟

افسوس ان کی یہ عادت تو بہت ہی بری اور غلط حرکت ہے: ایک شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے: نمازی نے نماز صرف کسی مطلب کے لیے پڑھی اور جب وہ مطلب پورا ہوگیا تو نہ نماز اور نہ ہی روزہ۔ افسوس! بتائیں کہ جب رمضان المبارک کے بعد پھر اسی غلط کاموں اور شنیع حرکتوں کی طرف پلٹنا ہے تو پھر اس پورے مہینہ کی عبادت کا کیا فائدہ؟ دوسری قسم: رمضان کے بعد لوگوں کی دوسری قسم وہ ہے جنہیں رمضان المبارک کے جانے کا افسوس ہوتا اور انہیں تکلیف محسوس ہوتی اس لیے کہ انہوں نے رمضان المبارک میں عافیت کی مٹھاس چکھی ہے جس کی بنا پر ان کے صبر کی کڑواہٹ جاتی رہی۔ اس لیے کہ انہوں نے اپنے آپ کی حقیقت کو پہچان لیا کہ وہ اپنے رب کے محتاج ہے اور اس کی اطاعت بھی کرنی ہے، اسی لیے انہوں نے روزے بھی حقیقی روزے رکھے اور رمضان المبارک میں راتوں کا قیام بھی اخلاص اور شوق سے کیا۔ اس لیے رمضان المبارک کے وداع ہونے سے ان کے آنسو جاری ہوتے ہیں اور ان کے دل دھل جاتے ہیں، اور ان میں گناہوں کا اسیر یہ امید رکھتا ہے کہ وہ آگ سے آزادی حاصل کر کے نجات حاصل کرلے گا، اور قبول اعمال کے قافلہ میں شامل ہوگا۔ ہم خود اپنا محاسبہ کریں اور آپ اپنے آپ سے سوال کریں کہ آپ ان دونوں قسموں میں سے کس قسم کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں؟ اور اللہ کی قسم کیا یہ دونوں برابر ہوسکتے ہیں؟۔

Edited, Printed, Published & Owned by : Syed Shah Obaidullah Qadri, Managing Editor: S.M.Ibrahim Qadri, Sub-Editor: Syed Baquar
Print at: Aijaz Printing Press S.No. 22-8-81, Chatta Bazar, Hyderabad. Published from:Office Shujiya Times D.No.22-5-918/15/A, Charminar Hyderabad-2. PH:66171244,Tel/Fax:24515253, Email:shujaiyatimes@yahoo.com, Facebook:Shujaiyatimes.HYD Website: www.shujaiya.com